مرثیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ہے وصف بندا وصفِ گلستانِ پیمبرؐ　　گلہائے امامت ہیں دل وجانِ پیمبرؐ
پہنچانے رہے فیض یتیمانِ پیمبرؐ　　دیتے ہی رہے رنجِ حریفانِ پیمبرؐ
بے ظلم وستم حیدرؑ و شبرؑ کو نہ چھوڑا
شبیرؑ ہی کیا باقرؑ و جعفرؑ کو نہ چھوڑا

بے جاں جو ہوا زہر سے اللہ کا عاشق　　یعنی گئے جنت کی طرف جعفرِ صادقؑ
چھانے لگے پھر دینِ پیمبرؐ پہ منافق　　قرآں کے تحفظ کو بڑھا مصحفِ ناطق
کفار کو اسلام کا ناظم نظر آیا
اعدا کو رُخِ موسیٰؑ کاظم نظر آیا

منصور کو منظور تھی کاظمؑ کی ہلاکت　　کام آئی مگر جعفرِ صادقؑ کی وصیت
منصور کے دل ہی میں رہی قتل کی حسرت　　اخلاق سے یوں زیر ہوا اہلِ شقاوت
بغداد سے بطحا کی طرف آنکھ نہ اُٹھی
فرعون کی موسیٰؑ کی طرف آنکھ نہ اُٹھی

www.emarsiya.com

منصور کے بعد اس کے پسر مہدی وہادی　　بھولے رہے مولاؑ کو نہ تکلیف ذرا دی
ہارون کو حاصل ہوئی شاہی کی جو شادی　　حساد نے پھر آتشِ پنہاں کو ہوا دی
دنیا کی زباں سے جو سُنی مدحتِ مولاؑ
ہاروں نے دیکھی نہ گئی عظمتِ مولاؑ

حج کے لئے ہارون گیا مکر و دغا سے　　یثرب کو چلا مشورۂ اہلِ جفا سے
تھا بغض جو بیدیں کو امامِ دوسرا سے　　لے آیا انہیں روضۂ محبوبِ خُدا سے
بچوں سے بھی ملنے نہ دیا شاہِ اُمم کو
بصرے میں نظر بند کیا شاہِ اُمم کو

زنداں میں وہ بصرے کے رہے ایک برس آہ　　عیسیٰ بن جعفر تھا وہاں معتمد شاہ
مظلومیٔ موسیٰؑ سے جو عیسیٰ ہوا آگاہ　　ہارون کو لکھا کہ مناسب نہیں یہ راہ
کر رحم۔ عبادت سے بھی محروم ہیں کاظمؑ
بے جرم ہیں مظلوم ہیں معصوم ہیں کاظمؑ

ہارون کو عیسیٰؑ کی سفارش نے جگایا　　بغداد میں مولائے دو عالم کو بلایا
زنداں میں رکھا اور بہر طور ستایا　　ملعون کو مظلوم پہ کچھ رحم نہ آیا
ہر چند مصائب سے گھلے موسیٰؑ کاظم
مشغول عبادت میں رہے موسیٰؑ کاظم

زنداں تھا وہ تاریک نہ رہتا تھا اجالا | دروازۂ زنداں پہ لگا رہتا تھا تالا
یوں بند کیا۔ زندہ نہ زنداں سے نکالا | چھپ کر کبھی آتا جو کوئی چاہنے والا
کرتا تھا نظر غور سے جب جسمِ حزیں پر
معلوم یہ ہوتا تھا کہ چادر ہے زمیں پر

تھے قید میں ہارون کی جب موسیٰ کاظمؑ | ہر طرح ستاتے تھے انہیں شاہ کے خادم
مولاؑ پہ نیا ظلم جو کرتا کوئی ظالم | انعام سے دل اس کا بڑھا دیتا تھا حاکم
ملتے تھے جو انعام انہیں حاکمِ بد سے
بڑھتے چلے جاتے تھے لعیں ظلم کی حد سے

اک مرتبہ ہارون کو سوجھی یہ شرارت | مکار نے اک خادمہ کو دی یہ ہدایت
کر قید میں تو موسیٰؑ کاظم کی رفاقت | جس طرح بنے لوٹ لے گنجینۂ عصمت
تجھ پر نظرِ لطف جو فرمائیں گے کاظمؑ
بے آبرو آفاق میں ہو جائیں گے کاظمؑ

معصوم کے زنداں میں جو داخل ہوئی گمراہ | تھا سجدۂ خالق میں دو عالم کا شہنشاہ
فارغ ہوا سجدے سے جو وہ سیدِ ذی جاہ | تسبیح میں مشغول ہوا ذاکرِ اللہ
لونڈی نے کہا مجھ پہ نظر کیجئے مولاؑ
خدمت کوئی اس خادمہ سے لیجئے مولاؑ

www.emarsiya.com

ھارون کی لونڈی سے یہ گویا ہوئے حضرت | مجھ کو تری خدمت کی نہیں ہے ضرورت
بخشے ہیں خدا نے مجھے خدام بکثرت | وہ دیکھ نظر آئے گی اللہ کی قدرت
اس باغ میں حوروں کے جو یہ انبوہ کھڑے ہیں
یہ سب مری خدمت کیلئے خلق ہوئے ہیں

لونڈی نے نظر کی تو نظر آیا یہ ساماں | تا حدِ نظر پھیلا ہے دامانِ گلستاں
وہ پھول وہ کلیاں ہیں کہ دل جن پہ ہو قرباں | وہ نخل ثمردار وہ مرغانِ خوش الحان
اللہ کی قدرت ہے وہاں جو بھی حسیں ہے
جز خدمتِ مولاؑ انہیں کچھ کام نہیں ہے

حیران و پریشاں ہوئی دیکھا جو یہ منظر | سجدے میں گری کانپ کے وہ ششدر و مضطر
سُبحانک قدّوس ۔ لگی کہنے مکرر | کھانے کا خیال اس کو نہ تھا ہوش تن و سر
سر آپ نہ سجدے سے جو ناداں نے اُٹھایا
آکر اسے ہارون کے خادم نے اُٹھایا

لائی گئی دربار میں جس وقت وہ لونڈی | اس دہر کی رنگینیاں سب بھول چکی تھی
جز ذکرِ خدا ذکر نہ کرتی تھی وہ کچھ بھی | پوچھا جو بصد جبر تو وہ خادمہ بولی
ظاہر نظر آتے ہیں بشر موسیٰؑ کاظم
اللہ کا ہیں نور مگر موسیٰؑ کاظم

اس واقعہ سے او بھی گھبرا گیا حاکم | کہنے لگا خدام سے وہ جابر و ظالم
اس خادمہ پر چاہیئے پابندیٔ دائم | دنیا کو سُنائے نہ یہ افسانۂ کاظمؑ

کاظمؑ کے فضائل کو جو سُن لے گا زمانہ
تختہ مری قسمت کا اُلٹ دے گا زمانہ

کیوں دل نہ جلے کیوں نہ بہے آنسوؤں کی نہر | یہ ظلم یہ بیداد۔ یہ بیگانگیٔ دہر
جس نور کی تعظیم کو جھکتے تھے مہ و مہر | بے رحم نے اس شاہِ دو عالم کو دیا زہر

گرتے تھے کبھی۔ گاہ سنبھلتے تھے زمیں پر
تڑپے تھا جو دل خون اُگلتے تھے زمیں پر

کرتا ہے بیاں قیدیٔ زنداں کا نگہباں | دنیا سے سفر کرنے کو تھے جب شہِ مرداں
اِک طفل نظر آیا ملول اور پریشاں | مجھ سے یہ کہا کھول دے دروازۂ زنداں

تاخیر نہ کر صبر کی طاقت نہیں مجھ کو
کچھ دیر ٹھہرنے کی بھی مہلت نہیں مجھ کو

انکار سے میرے ہوا ناراض وہ صفدر | غیظ آ گیا۔ ماری درِ زنداں پہ وہ ٹھوکر
ایک آن میں دروازہ گرا فرشِ زمیں پر | حائل ہوا جب میں تو پکارا وہ دلاور

ہٹ جلد کہ معصوم جہاں چھوڑ رہا ہے
بابا مرا۔ زنداں میں وہ دم توڑ رہا ہے

www.emarsiya.com

میں ڈر گیا۔ روتا ہوا زنداں میں وہ پہنچا | ایک آہ کی ایسی کہ مرا دل بھی بھر آیا
سر پیٹ کے چلایا بسلام اے شہِ والا | آنکھیں تو ذرا کھولئے کیا حال ہے بابا

معلوم ہوا سوئے جناں قصدِ سفر ہے
فرمایئے کچھ اپنے رضاؑ کی بھی خبر ہے

مظلوم نے فرزند کو سینے سے لگایا | فرمایا کہ بیٹا تمہیں اُمت نے رُلایا
پھر کان میں چپکے سے کوئی راز بتایا | منہ منہ پہ رکھا اور یہ بیٹے کو سُنایا

لازم ہے قدم جادۂ اجداد پہ رکھنا
اے لال نظر اسوۂ سجادؑ پہ رکھنا

عزت مری سجادؑ سے افزوں نہیں پیارے | ان جیسی مری پنڈلیاں پُرخوں نہیں پیارے
ہر سمت مرے بلوۂ ملعوں نہیں پیارے | مانندِ یزید آہ یہ ہارون نہیں پیارے

قیدی تو ہوں، گردن سے بندھے ہاتھ نہیں ہیں
اس قید میں، ماں بہنیں مرے ساتھ نہیں ہیں

بیمارئ غربت کو نہ تم دھیان میں لانا | جو آیا ہے دنیا میں ہے واپس اُسے جانا
آنسو جو بہانا غمِ زینبؑ میں بہانا | شبیرؑ کی روداد زمانے کو سُنانا

بے جاں مرے فرزند و برادر نہیں بیٹا
پیاسا میں نہیں حلق پہ خنجر نہیں بیٹا